Dr. Rizwana Perween

R. N. College Hajipur Vaishali

M.A 3rd Semester

Paper - 10, Group - (D) Hindi

Topic :- Bhagti Kaal.

Date :- 12-10-2020

Time :- 10 : 30 - 11 : 20 A.M

بھگتی کال

ہندوستان پر مسلمانوں کے غلبہ وتسلط ہو جانے سے ہندوستانی باشندوں کی زندگی کے ہر پہلو پر گہرے اثرات مترتب ہوئے، مذہب اور مذہبی اقدار وروایات بھی ان اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکیں، بت پرستی کے خلاف اسلامی تعلیمات عام ہوئیں تو ہندو عوام کو مذہب کی روحانی طاقت پر شبہ ہونے لگا اور مذہب کے تئیں ان کی عقیدت بھی ڈانواڈول ہو گئی، بجریانی سدھ اور ناتھ پنتھی فقراء پہلے ہی مذہبی رسم وروایات اور ظاہر پرستی کے خلاف آواز بلند کر چکے تھے، ایسی صورت حال میں ویشنو علماء کو خطرہ محسوس ہوا کہ اگر کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی تو عوام مذہب سے متنفر اور بددل ہو جائیں گے، ویشنو علماء میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ حالات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے، انھوں نے لوگوں کو فرار اور گریز کا درس دیتے ہوئے روحانی اور باطنی آسودگی حاصل کرنے پر زور دیا اور ان کے دلوں میں عقیدت کی شمع روشن کی جس نے لوگوں میں زندگی کی مصائب کو برداشت کرنے کا حوصلہ دیا، اس طرح عقیدت اور بھگتی کے ذریعہ عوام کو مذہب سے منحرف ہونے سے باز رکھنے کی تدبیر کی گئی جو بڑی حد تک کامیاب رہی۔

بھگتی کا فلسفہ رامانج آچاریہ کی تعلیمات سے شروع ہوا، گجرات کے سوامی مدھوآچاریہ اور مشرقی ہند کے جے دیو نے اسے ہمہ گیری عطا کی، رامانج کے ایک چیلے سوامی رامانند نے پندرہویں صدی میں ویشنو تعلیمات کو از سرنو زندہ کرنے کی کوشش کی، دوسری طرف بلبھ آچاریہ نے کرشن جی کو عوام کا نجات دہندہ قرار دے کر ان کی تعلیمات اور شخصیت کو نیا روپ بخشا۔ اس طرح کرشن بھگتی اور رام بھگتی کی دو شاخیں ہندی شاعری میں پیدا ہوئیں جنھوں نے ایشور کی دو صفات 'حق' اور 'انبساط کامل' کو ان دو شخصیتوں کے ذریعہ ظاہر کیا۔

بھگتی محبت کے جذبات سے ذات کبریا کے آگے جھکنے کا نام ہے، بھگتی تحریک کے نظریہ میں 'ہمہ اوست' کے نظریہ کی جھلک نظر آتی ہے، اس کے مطابق روح اور دنیا برہم سے جدا نہیں اور ان میں وہی تعلق ہے جو آفتاب اور کرن میں ہے، برہمہ ہر شے کا آقا اور عظیم ترین شخصیت ہے اور اس کو محبت اور استغراق سے پوجنا عین عبادت ہے، اور نتیجہ مکتی او رنروان ہے، بھگتی کا مقصد عوام میں روحانیت اور

مذہب کے بارے میں اس کی سوئی ہوئی عقیدت کو جگانا تھا، ساتھ ہی اس کے ذریعہ داخلی تسکین کا سامان فراہم کرنا تھا، یہ تحریک مذہبی رسوم وروایات کے مقابلے میں عقیدت اور عشق خداوندی پر زور دیتی ہے۔

بھگتی تحریک کے علمبرداروں میں جزوی طور پر نظریاتی اختلاف ہونے کی وجہ سے بھگتی تحریک میں کئی ایک فرقے پیدا ہوئے لیکن روحانی طاقت کے سامنے خودسپردگی، نیازمندی اور حق کی ذات میں جذب ہوجانے کی خواہش ہر فرقے میں قدر مشترک کے طور پر موجود ہے۔

بھگتی تحریک کے شعراء کے کلام میں حسن و عشق کے جذبات کا اظہار کثرت سے ملتا ہے، چونکہ بھگتی شعراء کے یہاں روحانی طاقت تصوراتی نہ ہوکر پیکر مجسم میں ڈھلی ہوئی ہوتی ہے اس لئے ان کے یہاں جذبات محبت کے اظہار اور حسن کی دلکش اداؤں کی تصویر کشی میں وہی رنگ نظر آتا ہے جو مجازی محبت کے ساتھ مخصوص ہے، اس تحریک سے وابستہ شعراء کے اشعار میں سوز وگداز بھی ہے اور شوق فراواں بھی۔ کبھی فراق یار سے بیقرار جذبات شعر کے پیکر میں ڈھلتے ہیں تو اشعار میں تڑپ، دردمندی اور گھلاوٹ کا احساس ہوتا ہے، جب شاعر محبوب کے تصور میں غرق ہوکر یا وصال کے لمحوں کی تصویر پیش کرتا ہے تو اشعار میں لودیتے ہوئے جذبات کی آنچ اور نشاطیہ کیفیت کا احساس ہوتا ہے، ان اشعار میں غنائیت اور موسیقیت ہوتی ہے جو سننے والوں پر جذب کی کیفیت طاری کردیتی ہے۔ اس طرح بھگتی کال کی شاعری نرم اور لطیف جذبوں میں رچی ہوئی شاعری ہے، جو ذہن ودل کو تسکین کا سامان فراہم کرتی ہے۔

☆☆☆